بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت
بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍دسمبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام حضرت ہلال بن امیہ واقفی ۔حضرت ہلال بن امیہ قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے حضرت ہلال غزوہ تبوک میں یہ شامل نہ ہو سکے تھے۔آپ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شامل نہ ہو سکے تھے۔دوسرے دو صحابہ کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع تھے۔ان کے بارے میں قرآن کریم میں یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۝ اور ان تینوں پر بھی اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں اور یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

غزوہ تبوک 9؍ہجری میں ہوئی تھی۔صحیح بخاری میں ایک تفصیلی روایت بھی ہے جس میں ان تینوں صحابہ کے پیچھے رہ جانے کا تذکرہ بیان ہوا ہے۔حضرت کعب بن مالک کے پوتے عبدالرحمن اپنے والد عبداللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی غزوہ میں بھی پیچھے نہیں رہا جو آپ نے کیا ہو سوائے غزوہ تبوک کے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلے کو روکنے کے ارادے سے نکلے تھے مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کو دشمن سے ٹکرا دیا۔اور میری یہ حالت تھی کہ میں کبھی بھی اتنا تنومند اور خوشحال نہیں تھا جتنا کہ اس وقت جبکہ میں آپ سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا تھا۔اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس سواری کے اونٹ اکٹھے نہیں ہوئے تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے سخت گرمی کے وقت نکلے اور آپ کے سامنے دور دراز کا سفر اور غیر آباد بیابان اور دشمن تھا جو بہت بڑی تعداد میں تھا۔آپ نے مسلمانوں کو ان کی حالت کھول کر بیان کر دی تا کہ وہ اپنے حملے کے لئے تیاری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمانوں نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔میں صبح کو جاتا تا میں بھی ان کے ساتھ سفر کی تیاری کروں میں واپس لوٹتا اور کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں سامان میرے پاس موجود ہے یہ خیال مجھے لیت ولعل میں رکھتا رہا یہانتک کہ لوگوں نے تیاری کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح روانہ ہو گئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں نے اپنے سفر کی تیاری میں سے کچھ بھی نہ کیا تھا۔میں نے سوچا

کہ آپ کے جانے سے ایک دن یا دو دن بعد تیاری کرلوں گا اور پھر ان سے جاملوں گا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ اس کے بعد بھی میں تیاری نہ کرسکا اور میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے لشکر بہت آگے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچنے سے قبل مجھے یاد نہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے جب آپ نے پوچھا کہ کعب کہاں ہے؟ بنوسلمٰی میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اس کو اس کی دو چادروں نے اور اس کے اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنے نے روک رکھا تھا۔ حضرت معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا کہ یا رسول اللہ اس کے متعلق ہمیں اچھا ہی تجربہ ہے۔ نہ اس میں کوئی فخر ہے نہ تکبر ہے نہ منافقت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ واپس آرہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے کل آپ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے تو میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے اور میں نے سمجھ لیا کہ میں کبھی بھی آپ کے غصہ سے ایسی بات سے بچنے والا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اس لئے میں نے آپ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی۔ جب آپؐ مسجد تشریف لائے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کے پاس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر بیان کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے ظاہری عذر مان لئے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض شخص کی طرح مسکرائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے آؤ۔ میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے۔ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم میں ایسا ہوں کہ اگر آپ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ضرور ہی اس کی ناراضگی سے عذر کر کے بچ جاتا مگر اللہ کی قسم میں جانتا تھا کہ اگر میں نے آج آپ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی جس سے آپ مجھ پر راضی ہو گئے تو اللہ عنقریب مجھ پر آپ کو ناراض کر دے گا۔ اگر میں آپ سے سچی بات بیان کروں گا جس کی وجہ سے آپ مجھ پر ناراض ہوں تو میں اس میں اللہ کے عفو کی امید رکھتا ہوں۔ پھر حضرت کعب نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم میں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس نے سچ بیان کیا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اٹھو یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنوسلمٰی میں سے بعض لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم یہ بھی نہ کر سکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بہانہ ہی بناتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے لئے استغفار کر دینا ہی تمہارے اس گناہ بخشانے کے لئے کافی تھا۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کیا میرے ساتھ اور کوئی بھی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ دو اور شخص ہیں اور ان کو بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں۔ کہنے لگے کہ ایک وہ مرارۃ بن ربیع عمری ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ حضرت کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے ان دونوں میں میرے لئے نمونہ تھا۔ پس میں ان کے پاس سے چل پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔

لوگ ہم سے کترانے لگے گویا کہ ہم سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اس اثنا میں کہ میں مدینہ کے بازار میں چلا جارہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی کہہ رہا تھا کہ کعب بن مالک کا کون بتائے گا۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا وہ میرے پاس

آیا تو اس نے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے دیا اس میں یہ مضمون تھا کہ اما بعد مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا جہاں ذلت ہو اور تمہیں ضائع کر دیا جائے۔ تم ہم سے آ کر ملو ہم تمہاری خاطر مدارات کریں گے۔ کہتے ہیں جب میں نے یہ خط پڑھا میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اس میں اس کو ڈال دیا۔ جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ملا کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں۔ اس نے کہا کہ اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ اس کے بعد کہتے ہیں میں دس راتیں اور ٹھہرا رہا۔ پچاسویں رات کی صبح نماز فجر کے بعد میں اپنے گھر کی چھت پر تھا کہ اس اثنا میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ یہ میں سن کر سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ ہمیں خوشخبری دینے کیلئے ہماری طرف آئے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور لوگ مجھے فوج درفوج ملتے اور توبہ کی قبولیت کی وجہ سے مجھے مبارکباد دیتے۔ کہتے تھے کہ تمہیں مبارک ہو جو اللہ نے تم پر رحم کر کے توبہ قبول کی ہے۔ حضرت کعب کہتے تھے کہ آخر میں مسجد پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں آپ کے اردگرد لوگ ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھ کر میرے پاس دوڑے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کا چہرہ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو نہایت ہی اچھے دن کی۔ ان دنوں میں سے جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ ایسا روشن ہو جاتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم اس سے آپ کی خوشی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس توبہ کے قبول ہونے کے عوض اپنی جائداد سے دستبردار ہوتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی خاطر صدقہ ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جائداد میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ ہی سچ بولا کروں گا جبتک کہ میں زندہ رہوں گا۔

جنگ تبوک کی تیاری کا سبب یہ امر بنا کہ شام کے نبتی قبیلہ کے لوگ جو تیل کی تجارت کے لئے مدینہ سفر کرتے تھے ان کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ قیصر روم کا ایک لشکر قیصر کے ساتھ ملک شام میں اکٹھا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی اس وقت لوگوں میں طاقت نہیں تھی تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کروایا اور انہیں اس جگہ کے بارے میں آگاہ کر دیا جس طرف سفر کرنا تھا تاکہ وہ اس کے لئے تیاری کر سکیں۔

صحابہؓ نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ لوگوں نے اپنے اثاثے اکٹھے کرنے شروع کئے اور اپنے گھروں میں سے تلاشیاں لے کر سامان اکٹھا کیا تاکہ اس جنگ میں شامل ہوں۔ بعض لوگ پیدل اور ننگے پاؤں ہی اس جنگ میں چل پڑے۔ حضرت عمر نے اپنا آدھا مال اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے گھر کا پورا سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت ابوبکر نے غزوہ تبوک کے موقع پر جو مال پیش کیا تھا اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی۔ اس موقع پر حضرت عثمان نے بھی اونٹوں اور گھوڑوں اور نقد کی قربانی پیش کی تھی۔ اس قربانی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ اس عمل کے بعد اب عثمان کے کسی عمل پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوعقیل ایک صحابی تھے ان کے پاس غزوہ میں دینے کے لئے کچھ نہیں تھا تو انہوں نے یہ ترکیب سوچی کہ ایک جگہ رات کو اجرت پر کھیت کو پانی لگانے کا معاملہ ایک شخص سے طے کیا اور ساری رات رسی کھینچ کھینچ کر کنوئیں سے پانی نکالتے رہے اور کھیت کو سیراب کرتے رہے۔ اس کے بدلے میں ان کو دو صاع یعنی تقریباً چار پانچ کلو کھجوریں ملیں انہوں نے آدھی اس میں سے اپنے بیوی بچوں کے لئے دے دیں اور آدھی لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس موقع پر اپنا نصف مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس کی مالیت چار ہزار چار سو درہم تھی۔ حضرت عاصم بن عدی نے سو وسق کھجوریں پیش کیں تو منافقوں نے یہ الزام لگایا کہ یہ ریاء کاری ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی کہ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ کہ وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارے میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا اپنے پاس کچھ نہیں پاتے پس وہ ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ ان کے تمسخر کا جواب دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی حضرت ہلال بن امیہ کے ذکر کا کچھ اور بھی حصہ ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان ہوگا۔

اس وقت ایک اعلان بھی ہے شعبہ وقف نو کی طرف سے کہ انہوں نے ایک ویب سائٹ بنائی ہے وقف نو کی waqfenauintl.org کے نام سے جس کا آج انشاء اللہ اجرا بھی ہوگا۔ یہ ویب سائٹ آج سے شروع ہوگی انشاء اللہ اور جو واقفین ہیں اور جو واقفین نو کے والدین ہیں وہ ضرور اس سے استفادہ کریں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 6th - November - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB